گھر میں نقب لگ چکی ہے" مگر افسوس کہ آج چوروں اور ڈاکوؤں کو پکڑنے والے خود لوٹے جا رہے ہیں اور دہشت گردی کا خاتمہ کرنے والے خود دہشت گردی کا شکار ہیں۔ لیکن اس تاریخ کو دہرانے والا کوئی نہیں اور اس سے سبق حاصل کرکے اپنی روش کو بدلنے والے موجود ہیں۔

اقتدار کی کرسی پر بیٹھنے والو! اگر وطن عزیز کی لگام اپنے ہاتھوں میں تھامنے سے قاصر ہو تو وطن عزیز پر بوجھ بننے کی ضرورت نہیں۔

عید............ مگر کس کی؟

رمضان المبارک بڑی تیزی سے سمٹ رہا ہے اور عید الفطر کے دن کو ہمارے قریب تر لا رہا ہے۔ مسلمانوں کے ایام خوشی میں سے ایک دن عید الفطر بھی ہے کہ جب تمام مرد وزن نئے لباس میں ہشاش بشاش، طرح طرح کی مجالس اور پروگرام منعقد کرتے ہیں۔ غموں کو بھول کر سارا دن خوش وخرم گزارتے ہیں .... اس لئے رمضان کے آتے ہی لوگ عید کی تیاریوں میں مصروف ہو جاتے ہیں۔ آج اگر بازار جا کر دیکھیں تو تل دھرنے کی جگہ نہیں ملتی اور ہر امیر وغریب اپنے خاندان کو نئے لباس میں دیکھنے کا خواہش مند ہوتا ہے ضروریات عید پہنچانے اور اس دن اپنے بچوں کو دوسروں سے نہ صرف بے نیاز بلکہ ممتاز دیکھنا چاہتا ہے تو اس کے لئے وہ شب وروز محنت کرتا ہوا بھی خوشی محسوس کرتا ہے۔ لیکن .... جس طرح ہم دوسرے خوشی کے مواقع پر اس کی نسبت سے کرنے والے کام بھول جاتے ہیں اسی طرح اس موقع پر بھی ہم بہت سارے کاموں کو اپنی خوشی کے پاؤں تلے روند ڈالتے ہیں جس سے ہماری خوشی کے نہ

صرف بہت سارے مقاصد فوت ہو جاتے ہیں بلکہ بعض اوقات تو اصل وجہ مسرت بھی بھول جاتے ہیں۔ مثلاً نبی ﷺ نے فرمایا اس دن اپنے ارد گرد کے غرباء کو ہر چیز سے مستغنی کر دو۔ لیکن........... کبھی ہم نے ان لوگوں کی طرف دیکھا جن کے بچے اس دن بھی دوسروں کے چہروں پر نظر جمائے ہوئے ہوتے اور صاف ستھرے لباس کے لئے ترس رہے ہوتے ہیں.......... اس سے بڑھ کر ہم نے کبھی خود اپنا ہی جائزہ لیا۔ کہ کیا ہم عید منانے کے روادار بھی ہیں یا نہیں ؟یا مستحق بننے کے لئے کبھی کوشش بھی کی ہے کیونکہ حقیقی عید تو اس انسان کی ہے جس کے روزے مقبول ہو گئے اور اس نے صیام کے فوائد حاصل کر لئے ورنہ وہ عید منانے کا حق دار نہیں۔

عید صرف یہ نہیں کہ گھر میں اچھے اچھے کھانے کھائے جائیں اور بہترین لباس زیب تن ہو بلکہ کچھ اور چیزیں بھی ہیں جن کا خیال رکھے بغیر لفظ عید بے معنی ہے۔ حضرت علی رضی اللہ عنہ کو خشک روٹی کھاتے دیکھ کر کسی نے کہا کہ آج تو عید ہے تو آپ نے فرمایا "ہماری عید اس دن ہے جس دن کوئی گناہ نہ ہو۔"

حضرت وہب بن منبہؒ کو عید کے دن روتا دیکھ کر کسی نے کہا کہ آج تو خوشی کا دن ہے تو فرمایا "یہ خوشی کا دن اس کے لئے ہے جس کے روزے قبول ہو گئے"

حضرت عبدالقادر جیلانیؒ فرماتے ہیں عید نئے لباس سے آراستہ ہونے والوں کی نہیں بلکہ عید اس کی ہے جو خدا کی وعید سے ڈر گیا۔

عید ان کی نہیں جنہوں نے بہترین عطر استعمال کئے بلکہ عید تو ان کی

ہے جو اپنے گناہوں سے توبہ کر کے اس پر قائم رہے۔

عید بہترین کھانے کھانے والوں کی نہیں بلکہ عید ان کی ہے جنہوں نے مقدور بھر سعادت حاصل کی اور نیک بننے کا عہد کیا۔

عید ان کی نہیں جو دنیاوی زیب وزینت سے نکلے، عید ان کی ہے جنہوں تقویٰ کو زادراہ بنالیا۔

عید بہترین سواری والوں کی نہیں بلکہ عید ان کی ہے جنہوں نے گناہ ترک کردیئے۔

عید ان کی نہیں جنہوں نے بڑی بڑی کوٹھیاں بنالیں بلکہ عید ان کی ہے جو پُل صراط سے بآسانی گزر گئے۔

اب ہمیں عید کے اصل حقدار بننے کے لئے کوشش کرنی چاہئے اور اللہ تعالیٰ سے اس کی توفیق بھی طلب کرنی چاہئے کہ ہم حقیقی عید منانے والے بن جائیں۔ آمین

مخیر حضرات صدقہ و خیرات کرتے وقت عظیم دینی درس گاہ جامعہ سلفیہ کو مدنظر رکھیں۔ ادارہ